تعمیرِ ادب

حصہ سوم

از حضرت علامہ مولانا بدرالدین احمد صاحب قبلہ قادری
رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ
مہاراشٹر پن ۴۳۱۷۲۲

Scanned with CamScanner

کتابت کے جملہ حقوق ۷۸۶ / ۹۲ بحق ناشر محفوظ ہیں

مکاتب اسلامیہ کے نونہالوں کی اردو تعلیم کا سلسلہ

تعمیر ادب

حصہ سوم

مرتبہ

حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد صاحب قادری رضوی نوری علیہ الرحمۃ والرضوان

سابق صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ بڑھیا ضلع سدھارتھ نگر یوپی ہند۔

ناشر

مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر پن ۴۳۱۷۴۲

Rs. 6

ہدیہ ۶ روپئے

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	دُعا	۳	۱۳	حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام	۴۰
۲	رب العٰلمین جل جلالہٗ	۴	۱۴	نیت کا پھل	۴۶
۳	پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم	۷	۱۵	ایک ننھے طالب علم کا خط	۴۸
۴	گھڑی	۱۱	۱۶	جمال احمد کا خط	۵۰
۵	عربی پڑھنے کی مشق	۱۵	۱۷	نعت شریف	۵۴
۶	اللہ تعالیٰ کی مخلوق	۱۷	۱۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مبارک	۵۵
۷	نیک لڑکا	۲۳	۱۹	مینڈک	۵۹
۸	نعت شریف	۲۶	۲۰	نعت شریف	۶۴
۹	موسم	۲۷	۲۱	عربی پڑھنے کی مشق	۶۵
۱۰	صَفائی	۳۰	۲۲	دین	۶۶
۱۱	قرآن مجید	۳۳	۲۳	ہجری سنہ	۷۰
۱۲	عربی پڑھنے کی مشق	۳۸	۲۴	بادشاہ سُبکتگین	۷۸

Scanned with CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ اَجْمَعِیْنَ

دُعا

درد اپنا دے اس قدر یا رب — نہ پڑے چین عُمر بھر یا رب
میری آنکھوں میں نور دے ایسا — تو ہی آئے مجھے نظر یا رب
رہے کلمہ زباں پر جاری — جب کہ دنیا سے ہو سفر یا رب
قبر میں اور جاں کنی کے وقت — رکھنا رحمت کی تو نظر یا رب
ذرّہ ذرّہ سے آشکارا ہے۔ — تو کسی جا نہیں مگر یا رب
تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود — سب کے دل میں ہے تیرا گھر یا رب
تیرے پیارے رسولِ پاک جنہیں — تو نے بلوایا عرش پر یا رب

اُن کا اور اُن کی آل کا صدقہ
خاتِمَہ تو بخیر کر یا رب

ربّ العلمین جلّ جلالہٗ

زمین، آسمان، چاند، سورج، ہوا، پانی، آگ، جانور، انسان سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ عالم کی ہر چیز اسی کی بنائی ہوئی ہے۔ سارے عالم کا تنہا مالک صرف وہی ہے۔ اسی لیے اس کو ربُّ العٰلمین کہتے ہیں کیونکہ رب کے معنیٰ مالک اور العلمین کے معنیٰ سارے جہان۔ تو رب العلمین کے معنیٰ ہوئے سارے جہانوں کا مالک۔

دنیا ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بنانے سے ہوئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے۔ اس کی ہستی کے لیے ابتدا نہیں۔ وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس کا کوئی باپ نہیں۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ کھانے پینے سے پاک ہے۔

وہی موت دیتا ہے۔ وہی زندگی رکھتا ہے۔ کڑی اور

دھیمی آواز کو یکساں سُنتا ہے۔ اجالا اندھیرا اس کے لیے ایک طرح ہے۔ وہ ہر کھلی اور چھپی چیز دیکھتا ہے۔ ہم لوگ آواز کو دیکھ نہیں سکتے لیکن وہ آوازوں کو بھی دیکھتا ہے۔ اس کی ہر بات نرالی ہے۔ اس کی ہر شان انوکھی ہے۔

عبادت کا حقدار صرف وہی ہے۔ چاند، سورج، دریا، پیڑ، پتھر، انسان، حیوان، دیو، شیطان وغیرہ کوئی بھی چیز عبادت کے قابل نہیں۔ وہ اچھے کام سے خوش ہوتا ہے اور بُرے کام سے ناراض رہتا ہے۔ اس نے لوگوں کی ہدایت کے لیے بہت سے پیغمبر بھیجے۔ آخری پیغمبر ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ حضور پر نور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین و آسمان سارے جہان کے پیغمبر ہیں۔ حضور نے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔ ہم بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں گے۔ حضور نے صرف اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کیا ہے۔ ہم بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کریں گے۔ ہم چاند، سورج، پیڑ ندی، بت، پتھر، جانور، تصویر، قبر، استاد، پیر وغیرہ کسی کو ہرگز سجدہ نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ حضور نے اللہ تعالیٰ کے سوا

کسی دوسرے کو سجدہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔
ہمارے سرکار نے سارے جہان کا اکیلا خدا صرف اللہ تعالیٰ کو مانا ہے۔ ہم بھی سارے عالم کا اکیلا خدا صرف اللہ تعالیٰ ہی کو مانتے ہیں اور ان شاء اللہ مانتے رہیں گے۔

مندرجہ ذیل کلمات کے معنیٰ یاد کرلو۔

ہستی .... ہونا
عبادت .... کسی کو خدا مان کر اس کے لیے کوئی کام کرنا تاکہ وہ خوش ہو
ہدایت .... اچھی راہ دکھانا
ابتدار .... شروع، پہل
منع .... روک
قابل .... لائق

سوالات

(۱) زمین و آسمان، چاند اور سورج وغیرہ کا مالک کون ہے؟

(۲) خدائے تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنا درست ہے یا نہیں؟

(۳) ہم لوگ تو ہوا کو نہیں دیکھ سکتے لیکن تمہارے نزدیک کوئی ایسا ہے جو ہوا کو بھی دیکھتا ہے؟

ھدایت: حضرات مدرسین بچوں کو یہ سبق زبانی یاد کرادیں اور میلاد شریف کی مجلس میں اس سے تقریر کرائیں۔

Scanned with CamScanner

پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سارے جہان میں سب سے بڑا، اللہ تعالیٰ نے حضور پر نور سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو چاند، سورج، سمندر، پہاڑ، پتھر، درخت، سبزہ، حیوان، جن، فرشتہ، انسان، زمین، آسمان وغیرہ سب کا حاکم اور رسول قرار دیا ہے۔ حضور کی طاقت کے سامنے چاند اور سورج زمین و آسمان دم نہیں مار سکتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سونے چاندی کے پہاڑ ہمیشہ تاک میں لگے رہتے تھے کہ حضور کا حکم ملے تو ہم دونوں زمین چیر کر باہر آجائیں اور حضور کے دائیں بائیں ساتھ ساتھ چلتے رہیں۔ لیکن حضور نے چاندی سونے کو اپنے ساتھ رکھنا پسند نہ کیا۔

حضور کو امیروں جیسی ٹھاٹ باٹ والی زندگی پسند نہ تھی غریبوں کی تسلی کے لیے ان کے جیسا رہن سہن اختیار فرمایا۔ پوری

مبارک زندگی سادگی کے ساتھ بسر فرمائی۔ خادم اور غلام آپکی بارگاہ میں موجود رہتے تھے اور آپ کے بہت سے کام انجام دیتے تھے لیکن آپ کی سادگی تو دیکھو ایسا بارہا ہوا ہے کہ اپنے نورانی کرتے میں خود پیوند لگاتے۔ اپنے مقدس ہاتھوں سے اپنے نورانی کپڑے دھوتے۔ گھر کا کام کاج خود بھی انجام دیتے تھے۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

حضور کے جود و کرم کا حال یہ تھا کہ بے شمار دولت لٹا کر دوسروں کو تو مالدار بنایا کرتے تھے۔ لیکن خود گھر کے چولہے میں دو دو ماہ تک آگ جلنے کی نوبت نہ آتی گھر والے صرف چھوہارے اور پانی پر گزارہ کرتے تھے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔

حضور کی سادہ زندگی سن کر یہ خیال نہ کرنا کہ حضور مجبور اور محتاج تھے معاذ اللہ۔ بھلا سوچو تو سہی کہ جس پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے خزانوں کا مالک بنایا ہو کیا وہ محتاج ہو سکتا ہے: ہرگز نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور نے اپنے رب کو خوش کرنے کے لیے جان بوجھ کر سادہ زندگی پسند کی تھی صَلَّی اللّٰہُ

لہ فتاویٰ رضویہ جلد اول باب المیاہ صفحہ ۵۵

Scanned with CamScanner

تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے چند دن کے لیے فرعون کو بادشاہی دے دی تو وہ گھمنڈ میں آگیا۔ اپنا بندہ ہونا بھول گیا۔ اپنے کو خدا کہلوانے لگا۔ غریبوں کو ستانے لگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اسکے لشکر کو دریا میں غرق کر دیا۔ لیکن اب حضور کی خوبی سنو۔ اللہ تعالیٰ نے ساری زمین کی حکومت حضور کو دی۔ پورے آسمان کی بادشاہت حضور کو عطا فرمائی۔ جانور اور درخت حضور کو سجدہ کرتے رہے۔ کنکر اور پتھر حضور کا کلمہ پڑھتے رہے۔ چاند اور سورج کو اللہ تعالیٰ نے حضور کے بس میں کیا۔ چنانچہ حضور کے اشارے پر چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور ڈوبا ہوا سورج باہر نکل آیا مگر اتنا سب کچھ ہوتے ہوئے نہ تو حضور نے کبھی گھمنڈ کیا نہ اللہ کا بندہ ہونے سے منہ موڑا۔ جہاں اپنے رسول ہونے کا اعلان کرتے رہے وہیں اپنے کو اللہ تعالیٰ کا بندہ بھی کہتے رہے۔

ہم بھی حضور کو اللہ تعالیٰ کا بندہ کہتے ہیں اور مانتے ہیں مگر کیسا بندہ ؟ ایسا بندہ جس کو سارے جہان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے سراپا رحمت بنایا ہے۔ جس کے نورانی ہاتھوں

Scanned with CamScanner

میں اللہ تعالیٰ نے دنیا اور عقبیٰ کا سارا خزانہ دے رکھا ہے۔ جس کے کرم کے زمین و آسمان والے محتاج ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے معراج دی۔ ساتوں آسمان اور عرش اعظم کی سیر کرائی۔

مندرجہ ذیل کلمات کے معنی اپنی کاپیوں میں لکھو۔

جود	مفت دینا، بخشش	کرم	احسان، بھلائی۔ مہربانی
قرار دیا	ٹھہرایا بنایا	نوبت	باری
اعلان کرنا	آشکار کرنا ظاہر کرنا	مجبور	بے بس
مقدس	پاک	بارہا	کئی دفعہ، بہت مرتبہ
محتاج	غریب، ضرورت والا	اختیار فرمایا	اپنایا
بارگاہ	کسی عزت والے کی بیٹھک	عقبیٰ	آخرت
موجود	حاضر	سراپا	بالکل

سوالات

(۱) اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا کس کو بنایا ہے ؟

(۲) حضور کے گھر میں آگ کیوں نہیں جلتی تھی ؟

Scanned with CamScanner

(۳) حضور بڑے ہیں یا آسمان بڑا ہے؟

ہدایت: حضرات اساتذہ یہ سبق بچوں کو زبانی یاد کرادیں اور میلاد شریف کی محفل میں ان سے تقریر کرائیں۔

گھڑی

آج کل بہت سے لوگ گھڑی رکھتے ہیں۔ گھڑی سے وقت معلوم کیا جاتا ہے۔ گھڑیاں کئی طرح کی ہوتی ہیں۔ دستی گھڑی کلائی میں باندھی جاتی ہے۔ جیبی گھڑی تھیلی میں رکھی جاتی ہے۔ دیوار گھڑی سب سے بڑی ہوتی ہے جو دیوار سے لگا کر لٹکائی جاتی ہے

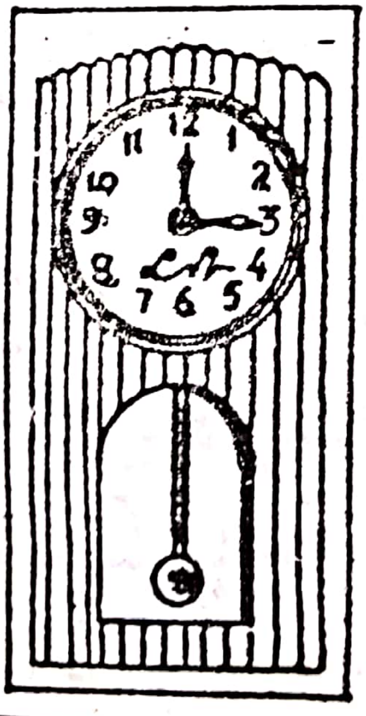

دیکھو یہ تصویر کس گھڑی کی ہے۔ یہ تصویر ایک دیوار گھڑی کی ہے اس میں دو سوئیاں ہیں ایک بڑی، دوسری چھوٹی بڑی سوئی منٹ بتانے کے لیے ہے اور چھوٹی

سوئی گھنٹہ بتانے کا کام کرتی ہے۔ ساٹھ سکنڈ کا ایک منٹ ہوتا ہے۔ اور ساٹھ منٹ کا ایک گھنٹہ ہوتا ہے۔ ہر گھڑی میں کنارے کنارے ایک سے لے کر بارہ تک گنتی لکھی ہوتی ہے۔

بڑی سوئی ایک گھنٹے میں ایک چکّر لگاتی ہے اور چھوٹی سوئی کا ایک چکّر بارہ گھنٹے میں پورا ہوتا ہے۔ دونوں سوئیوں کی چال برابر نہیں۔ چھوٹی سوئی ایک گھنٹے میں ایک گنتی سے دوسری گنتی تک پہنچتی ہے لیکن بڑی سوئی پانچ منٹ میں پہنچ جاتی ہے

ہر گھڑی میں دوپہر کے وقت بارہ بجتے ہیں اور آدھی رات کے وقت بھی بارہ بجتے ہیں۔ جب گھڑی میں بارہ بجیں گے تو چھوٹی سوئی اور بڑی سوئی ٹھیک بارہویں گنتی کے سامنے رہیں گی۔

نیچے تصویر میں دیکھو۔ اس وقت دونوں سوئیاں ٹھیک بارہ کے سامنے ہیں۔

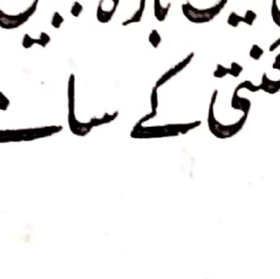

بارہ بجنے کے بعد جب بڑی سوئی ایک کے سامنے پہنچے گی تو اس وقت بارہ بج کر پانچ منٹ ہوں گے۔ اور جب دو

کے سامنے پہنچے گی تو بارہ بج کر دس منٹ ہوں گے اور جب تین
کے سامنے پہنچے گی تو بارہ بج کر پندرہ منٹ ہوں گے اور جب چھ
کے سامنے پہنچے گی تو اس وقت ساڑھے بارہ بجیں گے۔ یعنی بارہ
بج کر تیس منٹ ہوں گے۔ تصویر میں دیکھو

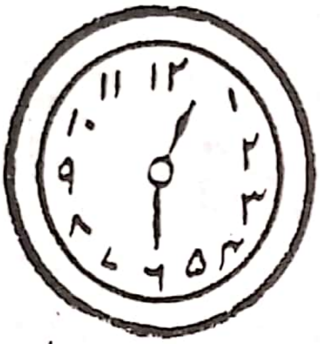

بڑی سوئی چھ کے سامنے ہے اور چھوٹی
سوئی بارہ اور ایک کے بیچ میں ہے۔
اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ اس گھڑی میں اس وقت ساڑھے بارہ
بج رہے ہیں۔ پھر جب بڑی سوئی نو کی گنتی کے سامنے پہنچے گی
تو اس وقت بارہ بج کر پینتالیس منٹ ہوں گے۔ اب سامنے
والی تصویر میں دیکھو۔ چھوٹی سوئی ایک

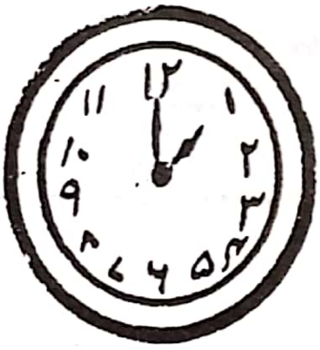

کے سامنے ہے جس کا مطلب یہ ہے
کہ اس وقت ٹھیک ایک بجے کا
وقت ہے۔
پھر بڑی سوئی بارہ سے چل کر پھر بارہ کے سامنے پہنچے

پہنچے گی تو اس وقت چھوٹی سوئی دو کے سامنے
رہے گی۔ سامنے تصویر دیکھو اس وقت ٹھیک

Scanned with CamScanner

دو بج رہے ہیں۔

کلائی گھڑیوں میں تین سوئیاں ہوتی ہیں۔ سب سے لمبی اور پتلی سوئی سکنڈ کی ہوتی ہے اور سب سے موٹی اور چھوٹی سوئی گھنٹے کی ہوتی ہے اور بچلی سوئی جو نہ بہت موٹی ہوتی ہے۔ نہ بہت پتلی وہ منٹ والی ہوتی ہے۔ سکنڈ والی سوئی کی پہچان یہ ہے کہ ہر دم چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اب کلائی گھڑی کی تصویر دیکھو۔

نیچے کی تصویریں دیکھ کر بتاؤ کہ کس گھڑی میں کون سا وقت ہے۔

عربی پڑھنے کی مشق

(ہجے کرائیے)

ھُدیً اَلْمُؤْمِنِیْنَ اَلْحُکْمُ

دَاؤُدَ نَسْجُدُ وَابْنِهٖ اَلْجِیْلَانِیُّ

(متن پڑھائیے)

مَنْ سَکَتَ سَلِمَ ٥ اِنَّ الْقُرْاٰنَ ھُدیً وَّبُشْرٰی
لِلْمُؤْمِنِیْنَ ٥ اِنَّ سَیِّدَنَا دَاؤُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
قَتَلَ جَالُوْتَ الْکَافِرَ ٥ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا
الْحُکْمُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ٥ وَهُوَ اللّٰهُ تَعَالٰی ٥ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ لَامَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ ٥ جَلَّ جَلَالُهٗ ٥ لَامَشْهُوْدَ
اِلَّا اللّٰهُ ٥ لَامَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ ٥ تَعَالٰی
شَانُهٗ ٥ اَللّٰهُمَّ اِیَّاکَ نَسْجُدُ ٥ یَارَبَّ
الْعٰلَمِیْنَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ٥ اَللّٰهُمَّ

يَا رَبَّنَا صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِنَا مُحَمَّدٍ
سَيِّدِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاُمَّتِهٖ
وَابْنِهِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِيْلَانِيْ
اَجْمَعِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اللہ تعالیٰ کی مخلوق

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اَن گنت اور بے شمار چیزیں پیدا فرمائی ہیں۔ ہمیں ان سب کا نام اور کام معلوم نہیں۔ البتہ جن بعض چیزوں تک ہمارے علم کی رسائی ہے ان کی تین قسمیں ہیں۔ حیوان، نبات، جماد۔

حیوان:- حیوان اس مخلوق کو کہتے ہیں جس میں جان ہوتی ہے۔ اور اس کا جب جی چاہے چل پھر سکتی ہے جیسے گھوڑا، اونٹ، خچر، گدھا، ہاتھی، شیر، چیتا، بھیڑیا، بیل، گائے، بھینس، بندر، بلّی، چوہا، سانپ، کھنکھجورا[1]، طوطا، مینا، کبوتر، ہُدہُد، کوّا، مچھلی، کیکڑا، کچھوا، چیونٹی، مکھی، مچھّر وغیرہ ان میں ایک ایک کو حیوان اور کئی ایک کو حیوانات کہتے ہیں۔

[1] بعض علاقوں میں اس کو گوجر کہتے ہیں۔ اس لفظ میں واو مجہول ہے۔

Scanned with CamScanner

انسان اور جنات بھی حیوان ہی ہوتے ہیں لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں مخلوق کو دیگر حیوانات پر فضیلت دی ہے۔ اس لیے اپنی بول چال میں ان کے لیے حیوان کا لفظ نہیں بولا جاتا۔

نبات :۔ اس مخلوق کو کہتے ہیں جو زمین سے اُگتی ہے اپنے آپ ایک جگہ سے دوسری جگہ آجا نہیں سکتی۔ مگر اپنی جگہ پر رہ کر بڑھتی اور پھیلتی ہے۔ جیسے آم، جامن، املی، نیم، برگد وغیرہ کے پودے۔ اور ککڑی، کھیرا، خربوزہ، تربوزہ، کونہڑا، سرپتیا، نینوآں، لوکی، دُوب وغیرہ بیلیں اس قسم کی چیزوں کو نباتات کہتے ہیں۔

جماد :۔ اس مخلوق کو کہتے ہیں جس میں نہ تو جان ہوتی ہے نہ زمین سے اگتی ہے نہ درختوں کی طرح بڑھتی ہے جیسے مٹی، آگ، ہوا، کنکر، پتھر، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، نمک وغیرہ اس قسم کی چیزوں کو جمادات کہتے ہیں۔

پیارے بچو! کبھی تم نے یہ سوچا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حیوانات، نباتات، اور جمادات کو کس لیے پیدا فرمایا؟

Scanned with CamScanner

ہم سے سنو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مخلوقات انسان کے فائدے کے لیے پیدا فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسان پر بڑا ہی رحیم و مہربان ہے۔ اس نے زمین کا فرش بچھایا تاکہ انسان اس پر رہے سہے، چلے پھرے اس پر کھیتی کرے۔

اللہ پاک نے زمین و آسمان کے درمیان ہواؤں کا سمندر رکھا تاکہ انسان اس میں سانس لے کر تروتازہ رہے رَبُّ العٰلمین نے پانی پیدا کیا تاکہ انسان اس سے اپنی پیاس بجھائے۔ جب جی چاہے نہائے دھوئے۔ اپنے گندے اور ناپاک کپڑے صاف ستھرے کرے۔ ضروریات کے وقت اپنے کھیتوں کی آب پاشی کرے۔

خدائے تعالیٰ نے گھوڑے، اونٹ، خچر وغیرہ پیدا کئے تاکہ انسان ان جانوروں پر سوار ہو کر جہاں چاہے آجا سکے اور اپنے احباب و سامان ان پر لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا سکے۔

اللہ تعالیٰ نے بیل بھینسے پیدا کئے تاکہ انسان اس کے ذریعے سے کھیتوں کی جتائی کر سکے۔ ان کو اپنی

گاڑیوں میں جوتٹ[۱] کر جہاں چاہے اپنی گاڑیاں لے جا سکے۔

اللہ پاک نے بکری، بھیڑ، اونٹ، گائے، بھینس وغیرہ پیدا کی تاکہ انسان ان جانوروں سے دودھ حاصل کرے۔ دودھ سے گھی، مکھن، دہی تیار کرے۔ اور جب چاہے ان جانوروں کو ذبح کر کے ان کا گوشت کھائے۔

اللہ پاک نے زمین سے طرح طرح کے اناج مثلاً جو، گیہوں، چنا، ارہر، مسور، مٹر وغیرہ اگائے تاکہ انسان ان غلوں کو اپنی خوراک بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے قسم قسم کے میوے مثلاً سیب، ناشپاتی، آم، لیچی، خربوزہ، تربوز، سنترہ انگور، کشمش وغیرہ پیدا کیے تاکہ انسان ان پھلوں کو استعمال کر کے اپنے جسم کو توانا اور دل و دماغ کو قوی بنائے۔

اللہ تعالیٰ نے سونا، چاندی، لوہا، تانبا، المونیم وغیرہ دھاتیں پیدا فرمائیں تاکہ انسان ان دھاتوں سے اپنے سیکڑوں کام نکالے

بچو! اللہ تعالیٰ نے جس قدر احسان انسانوں پر کیے ہیں اور جتنی نعمتیں انسانوں کے لیے پیدا کی ہیں اگر

[۱] جوتنا یعنی باندھنا

Scanned with CamScanner

کوئی ان کو شمار کرنا چاہے تو ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہر انسان خدائے تعالیٰ کی لاکھوں نعمتوں اور احسانوں کے اندر سر سے پیر تک ڈوبا ہوا ہے۔ اس لیے انسان کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پہچانے۔ اس کو اپنا مہربان مالک جانے اس کے احسان کا اقرار کرے۔ ہر دم اُس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہے۔ اس کی بندگی سے کبھی منہ نہ موڑے۔

اپنی اپنی کاپیوں میں کلمات ذیل کے معانی لکھو اور انہیں یاد کرو

رِسائی .... پہنچ

توانا .... ٹھوس

نعمتیں .... بہت سی نعمت

استعمال .... کام میں لانا

آب پاشی .... سینچائی

نِعمت .... آرام دینے والی چیز

احسان .... بھلائی کا برتاؤ

نیک سلوک

پھل کا استعمال .... پھل کھانا

لفظ کا استعمال .... لفظ کا بولنا

قوی .... مضبوط، طاقتور

سُوالات

(۱) بالو، چُونا، پان، ڈلی، مینڈک۔ ان میں کون نبات ہے اور کون حیوان اور جماد؟

(۲) اللہ تعالیٰ نے جماد، حیوان اور نبات کس لیے پیدا فرمائے ہیں؟

(۳) پانی سے انسان کیا کیا فائدے حاصل کرتا ہے؟

Scanned with CamScanner

نیک لڑکا

غلام رسول بہت نیک لڑکا ہے۔ صبح سویرے اٹھتا ہے۔ جاگتے ہی فوراً کلمہ پڑھتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ پھر گھر والوں کو سلام کرتا ہے۔ فجر کی نماز پڑھتا ہے۔ اپنا سبق یاد کرتا ہے۔ اسے جھوٹ بولنے سے نفرت ہے۔ جو بات پوچھو سچ سچ کہتا ہے۔ ماں باپ کا کہا مانتا ہے۔ بھائی بہن سے لڑتا بھڑتا نہیں کسی کو گالی نہیں دیتا۔ بڑوں کا ادب کرتا ہے۔

وہ جب مدرسہ میں داخل ہوتا ہے تو پہلے استاد کو سلام کرتا ہے پھر اپنے درجے میں بیٹھ کر

آموختہ دُہراتا ہے۔ جب چُھٹی ہوتی ہے تو سیدھا اپنے گھر آتا ہے۔ راہ میں کھیل کود نہیں کرتا۔ گھر پہنچ کر وہ کام کاج میں لگ جاتا ہے۔ اس کے ماں باپ اس سے بہت خوش رہتے ہیں۔

غلام رسول کی بڑی بہن کا نام "سَلمہ" ہے۔ سلمہ ایک پڑھی ہوئی دیندار لڑکی ہے۔ وہ اپنے بھائی غلام رسول سے بڑا پیار کرتی ہے۔ اس نے غلام رسول کو اچھی اچھی باتیں سکھا دی ہیں۔ غلام رسول جب کھانا کھانے کی تیاری کرتا ہے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتا ہے پھر بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتا ہے تب کھانا شروع کرتا ہے۔ کھانے سے فارغ ہوکر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط کہتا ہے۔

پیارے بچّو! تم لوگ بھی غلام رسول کا ڈھنگ سیکھو۔ جب سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ پڑھتے پڑھتے سو جاؤ۔ پھر سویرے اٹھو جاگتے ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

Scanned with CamScanner

وَسَلَّمْ پڑھو۔ اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرو۔ ہمیشہ سچ بولو۔ جھوٹ سے بچو۔ پڑھنے سے جان نہ چُراؤ۔ ماں باپ کا حکم مانو۔ بسم اللہ کر کے کھانا کھاؤ اور پانی پیو۔ کھا پی کر اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہو۔

نیچے لکھے ہوئے الفاظ کے معنیٰ یاد کرو اور اپنی کاپیوں میں لکھو

نفرت	چڑھ	آموختہ	پڑھا ہوا سبق
دیندار	جو دین کی بات پر عمل کرتے ہیں	ادب	عزت، لحاظ
		الحمد للہ	اللہ تعالیٰ کا شکر ہے

سوالات

(۱) غلام رسول کھانا کھا کر کیا پڑھتا ہے؟

(۲) سلمہٰ کون ہے؟ وہ رشتے میں غلام رسول کی کیا لگتی ہے؟

(۳) غلام رسول کو بِسمِ اللہ پڑھنا کس نے سکھایا؟

Scanned with CamScanner

نعت شریف

از سرکار اعلیحضرت شاہ امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دُولہا ہمارا نبی

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی

جس کے تلووں کا دھووَن ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی

سارے اچھوں میں اچھّا سمجھئے جسے
ہے اس اچھّے سے اچھا ہمارا نبی

سارے اونچوں میں اونچا سمجھئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھُپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نیچے لکھے ہوئے الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں میں لکھو۔

اَولیٰ	بہتر۔ بڑھ چڑھ کر	رُسُل	پیغمبروں۔ رسول کی جمع
شایاں	لائق۔ مناسب	سلطان	بادشاہ
دونوں عالم	دنیا اور آخرت	خلق	عام انسان
والا	بزرگ، بڑا۔	جُلوس	بیٹھنا
کوثر و سلسبیل	جنت کے دو دریا	غمزدہ	دکھ کا مارا
بے کس	لاچار، مجبور	مژدہ	خوش خبری

مَوسِم

اسلامی مہینوں کے نام تو تم پڑھ چکے ہو۔ اب ہم تمہیں انگریزی مہینوں کے نام بتانا چاہتے ہیں۔ لو سنو۔ انگریزی مہینوں کے نام یہ ہیں۔

جَنوَری۔ فَروَری۔ مَارچ۔ اَپرِیل۔ مَئی۔

جُوْن۔ جُوْلَائِی۔ اَگَسْت۔ سِتَمْبَر۔ اَکْتُوْبَر۔ نَوَمْبَر۔ دِسَمْبَر۔

جس طرح اسلامی سال محرّم سے شروع ہوتا ہے اور ذی الحجہ پر ختم ہو جاتا ہے یوں ہی انگریزی سال جنوری سے شروع ہو کر دسمبر پر پورا ہو جاتا ہے۔ اسلامی سال کی طرح انگریزی سال میں بھی بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ لیکن مہینے کے دنوں کی تعداد برابر نہیں۔ کوئی مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے۔ اور بعض مہینے اکتیس دن کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ جنوری، مارچ، مئی، جولائی، اگست، اکتوبر، دسمبر اکتیس دن کے ہوتے ہیں۔ اور اپریل، جون، ستمبر، نومبر تیس دن کے ہوتے ہیں۔ اور رہا فروری تو وہ زیادہ تر اٹھائیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

ہمارے ملک میں سال کے اندر تین مَوْسِمْ[1] آتے ہیں۔ پہلا موسم جاڑے کا، دوسرا گرمی کا، اور تیسرا برسات کا کسی چیز کے لمبے زمانے کو موسم کہتے ہیں۔ مثلاً جاڑے کا وقت کئی مہینے رہتا ہے تو جتنے مہینے تک جاڑا پڑے گا وہ جاڑے

[1] میم پر زبر، واو ساکن، سین پر زبر۔ ہنگام چیزے (غیاث اللغات ص۵۵۵)

کا موسم کہلائے گا۔

۱۵ اکتوبر سے ۱۵ فروری تک جاڑے کا موسم رہتا ہے اور ۱۵ فروری سے ۱۵ جون تک گرمی کا زمانہ پھر ۱۵ جون سے ۱۵ اکتوبر تک برسات کا موسم مانا جاتا ہے۔

ہندی مہینوں کے نام یہ ہیں۔

چَیت۔ بَیُسَاکھ۔ جیٹھ۔ اَسَاڑھ۔ سَاوَنْ۔ بھَادُوں۔ کُنوار۔ کَاتِکْ۔ اَگھَن۔ پُوس۔ مَاگھ۔ پھَاگُنْ۔

ہندی سال چیت سے شروع ہو کر پھاگن پر ختم ہو جاتا ہے کاتک کے مہینے میں جو، مٹر، گیہوں، چنا وغیرہ بویا جاتا ہے۔ اساڑھ میں دھان، مکئی، کودو، تل باجرہ اور ارہر وغیرہ کی بوائی ہوتی ہے

سوالات

(۱) کس مہینے سے ہندی سال شروع ہوتا ہے ؟

(۲) برسات کا موسم کتنے دنوں تک مانا گیا ہے ؟

(۳) انگریزی سال میں کون کون مہینے اکتیس دن کے ہوتے ہیں ؟

مدا آسن

Scanned with CamScanner

صفائی

صفائی بڑی عمدہ چیز ہے۔ صفائی کو ہر آدمی پسند کرتا ہے۔ جسم اور کپڑے کو میلا کچیلا رکھنا، گھر میں کوڑے کرکٹ کا ڈھیر لگانا یہ گندی طبیعت والوں کا کام ہے۔ نکمے اور کاہل لوگ صفائی سے گھبراتے ہیں۔ جو لوگ چست اور پھرتیلے ہیں وہ صفائی سے جان نہیں چراتے۔

ہر چیز کی صفائی کا الگ ڈھنگ ہے۔ جسم کی صفائی یہ ہے کہ نہا دھو کر بدن صاف ستھرا رکھا جائے۔ دانت کی صفائی یہ ہے کہ مسواک یا منجن سے اس کو مانجا جائے۔ کپڑے کی صفائی یہ ہے کہ صابن یا ریھ سے اس کو دھویا جائے گھر کی صفائی یہ ہے کہ اس میں جھاڑو دینے کے بعد جو کوڑا کرکٹ نکلے اسے باہر کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے کوٹھری اور کمرے میں جو سامان اِدھر اُدھر بکھرا پڑا ہوا سے سلیقے سے اپنی اپنی جگہ رکھ دیا جائے۔

Scanned with CamScanner

بعض بچّے منہ ہاتھ دھونے سے بہت گھبراتے ہیں۔ اگر ماں باپ ان کا منہ ہاتھ دھونا چاہیں تو وہ روتے چلّاتے ہیں۔ اِدھر اُدھر بھاگتے پھرتے ہیں۔ ایسے لڑکے بہت گندے اور بیہودہ ہیں۔ لڑکوں کو چاہیئے کہ منہ ہاتھ دھونے میں ہرگز اَسکَت نہ کریں۔ اگر جاڑے میں ٹھنڈا پانی تکلیف دیتا ہو تو گرم یا تازہ پانی سے منہ ہاتھ دھوئیں۔

بہت سے پھُوہڑ لڑکے اپنی ناک صاف نہیں رکھتے ان کی ناک میں گاڑھا پانی بھرا رہتا ہے جس کو دیکھ کر دوسرے لوگ بہت گھِن کرتے ہیں۔ یوں ہی بعض گندے لڑکے اپنی ناک کے بہتے ہوئے پانی کو اپنی آستین سے پونچھتے رہتے ہیں یہ سب باتیں بڑے عیب کی ہیں۔ ایسے پھوہڑ اور گندے لڑکوں سے نہ کوئی پیار کرتا ہے نہ اپنے پاس بیٹھنے دیتا ہے۔

پیارے بچّو! تم سویرے اٹھ کر منہ ہاتھ دھونے کی عادت رکھو۔ مِسواک یا منجن سے روزانہ دانت مانجا کرو۔ اپنی ناک ہمیشہ صاف رکھا کرو۔ ناک صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ کہیں آڑ میں چلے جاؤ اور بائیں ہاتھ سے ناک کا ایک

سوراخ دبا کر بند کر دو۔ اور دوسرے سوراخ سے سانس باہر مار دو۔ پھر دوسرے سوراخ کو بند کر کے اب پہلے سوراخ سے سانس باہر کرو۔ اس طرح کرنے سے ناک کا پتلا اور گاڑھا دونوں طرح کا پانی باہر نکل جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈال کر چمٹی ہوئی رینٹھ کو چھڑا لو۔ اور ہاتھ دھو ڈالو۔ ناک صاف کرتے وقت ہمیشہ بائیں ہاتھ سے کام لینا چاہئے داہنے ہاتھ سے کبھی ناک صاف نہیں کرنا چاہیئے ہاں ناک میں پانی ڈالنا ہو تو داہنے ہاتھ سے پانی ڈالو۔ لوگوں کے سامنے ناک سِنکنا یا ناک میں انگلی ڈال کر رینٹھ صاف کرنا بہت معیوب ہے۔

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنیٰ یاد کرو اور اپنی کاپی میں درج کرو

ترکیب .... طریقہ	چھنگلیا ... ہاتھ اور پاؤں کی کنارے والی چھوٹی انگلی
اَسکَت .... سستی، ڈھیل	عیب .... خرابی ، برائی
سَلیقہ .... اچھا ڈھنگ	رینٹھ ... ناک کا دلدار میل، ناک کی کثافت۔
معیوب .... برا کام۔	عادَت .... لَت

قرآن مجید

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا سچّا کلام ہے۔ یہ اکٹھا ایک بار نہیں اُترا۔ بلکہ تھوڑا تھوڑا کرکے نازل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو اپنا کلام دے کر بھیجتا۔ وہ حضور پر نور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا کلام حضور کو سُنا دیتے۔ پھر حضور اس کو یاد کر لیتے اور کسی صحابی کو بلوا کر لکھوا دیتے اس طرح تیئس برس میں پورا قرآن مجید نازل ہوا ہے۔

قرآن شریف سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں آسمان سے نازل فرمائی ہیں اُن سب پر ہمارا ایمان ہے لیکن ان میں سے بہت سی کتابیں تو دنیا سے نابود اور لاپتہ ہو گئیں اور بعض جو موجود ہیں ان میں مکّار لوگوں نے بہت کچھ گھٹا بڑھا دیا ہے۔ اس لیے اب وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں رہ گئیں۔

Scanned with CamScanner

قرآن شریف کو نازل ہوئے چودہ سو برس سے بھی زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے لیکن اس میں آج تک ایک حرف کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی۔ جیسا پہلے دن نازل ہوا تھا ویسا ہی بِعَینِہٖ آج بھی موجود ہے۔ اگرچہ دشمنوں نے قرآن کے خلاف بہت کچھ ہاتھ پیر مارا مگر اس میں اب تک ایک نقطے یا زبر زیر کا فرق نہیں پڑ سکا پس آسمانی کتابوں میں اس وقت صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ہر طرح کی کاٹ چھانٹ سے بالکل محفوظ ہے۔

دیکھو توریت شریف سریانی زبان میں اور انجیل مقدس عبرانی زبان میں نازلؑ ہوئی تھی اور قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ آج تم عرب، ایران، چین، جاپان مصر شام، ترکی، جرمنی، فرانس، روس، افریقہ، امریکہ وغیرہ دنیا کے جس کونے میں چلے جاؤ وہاں تم کو قرآن پاک عربی ہی زبان میں ملے گا لیکن تم اصلی توریت و انجیل کے لیے پوری دنیا چھان مارو تو تمہیں سُریانی زبان والی توریت اور عبرانی زبان والی انجیل کہیں نہیں ملے گی۔

عرب کے کافروں کو اپنی عربی زبان پر بڑا ناز تھا

ع الملفوظ سرکار اعلیٰ حضرت حصہ چہارم صہ ۱۴

وہ لوگ اپنی عربی زبان کے بل پر دنیا کے تمام انسانوں کو گونگا اور جانور سمجھتے تھے۔ جب قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہونا شروع ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیتیں عرب کے کافروں کو سنائیں تو انہوں نے قرآن کو خدا کا کلام ماننے سے انکار کر دیا اور بولے کہ یہ تو کسی انسان کا بنایا ہوا کلام ہے۔ اس پر کافروں کو للکارا گیا کہ قرآن تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے لیکن اگر تمہارے خیال میں یہ انسان کا بنایا ہوا کلام ہے تو تم لوگ بھی انسان ہو تم میں جتنے آدمی قابل اور اونچے دماغ والے ہیں سب مل کر زور لگاؤ اور قرآن جیسی کوئی ایک سورہ بنا کر پیش کرو۔

عربی زبان پر فخر کرنے والے کافر اس اعلان کو سن کر بہت کچھ اچھلے کودے، بڑا زور باندھا لیکن قرآن جیسا ایک سطر کا کلام بھی بنا کر وہ مقابلے پر نہ لا سکے۔ کیوں؟ اس لیے کہ قرآن مجید انسان کا کلام نہیں بلکہ وہ سچّے خدا کا کلام ہے اس کا مقابلہ انسان تو کیا جن اور فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ اسی لیے یہ حقیقت سیکڑوں برس پہلے ثابت ہو چکی ہے کہ قرآن

اللہ تعالیٰ کا برحق کلام اور اس کی سچی کتاب ہے۔

پھر آج بھی ہر آدمی سے قرآن کا یہ سوال ہے کہ بتاؤ تم مجھے خدا کا کلام مانتے ہو یا انسان کا؟ اگر جواب دینے والا یہ کہہ دے کہ اے قرآن میں تجھے خدا کا کلام مانتا ہوں تب تو اس کی رہائی ہے اور اگر یہ جواب دے کہ اے قرآن میں تجھے خدا کا کلام نہیں مانتا میں تجھے انسان کا کلام مانتا ہوں تو قرآن گرج کر فرماتا ہے۔ او انکار کرنے والے تم اتنا کہہ کر چھٹی نہیں پا سکتے۔ سنو اگر تمہارے گمان میں یہ قرآن انسان کا کلام ہے تو تم بھی انسان ہو، تم بھی قرآن جیسا کلام تیار کر کے میرے مقابلے پر لاؤ اور اگر تم سے تنہا نہ ہو سکے تو اپنے ساتھیوں کو بلا لو اور تم سب مل کر میرا مطالبہ پورا کرو۔

لیکن ہمیشہ سے یہی ہوتا رہا ہے کہ قرآن کے اس مطالبے کو سن کر بڑے سے بڑے قابل اور فاضل انسان اپنی ساری چوکڑی بھول گئے اور دم بخود ہو جانے کے سوا ان سے کچھ بن نہ پڑا۔ کیوں؟ اس لیے کہ یہ قرآن انسان کا کلام نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ کا کلام ہے۔ تو بھلا انسان

اس کے مقابلے پر کیوں کر ٹھہر سکتا ہے ۔

کلماتِ ذیل کے معانی اپنی کاپیوں میں تحریر کرو اور انہیں زبانی یاد کر ڈالو

کلام	بات ، گفتگو ، بول	نابود	ختم
مکّار	دھوکہ دینے والا ، جھوٹ کو سچ بنانیوالا	بِعَینِہٖ	ہُو بہو
بالکل	پورا	محفوظ	بچا ہوا
عرصہ	مدّت	موجود	حاضر ، پایا گیا

ہاتھ پیر مارا .... کوشش کی

سُوالات

(۱) پورا قرآن مجید کتنے دنوں میں نازل ہوا ؟

(۲) توریت کس زبان میں نازل ہوئی اور انجیل کس زبان میں اتری ؟

(۳) عرب کے کفّار قرآن مجید کے مقابلے سے کیوں عاجز رہے ؟

Scanned with CamScanner

عربی پڑھنے کی مشق

اَلِفْ ۝ لَآمْ ۝ مِیْمْ اَلٓمّٓ بَدِیْعُ اَلصَّلٰوٰتُ
اَلتَّحِیَّاتُ ۝ اَلسَّمٰوٰتُ ۝ اَلْاُمِّیُّ

اَللّٰہُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُہٗ ۝ خَالِقُ
اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ ۝ وَھُوَ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۝ اِنَّہٗ تَعَالٰی فَالِقُ
الْحَبِّ وَالنَّوٰی ۝ وَھُوَ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ ۝ الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ ۝ ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ ۝ کَلَّا ۝ لَا خَالِقَ اِلَّا اللّٰہُ ۝
حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ ۝ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالطَّیِّبَاتُ ۝ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۝
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ کٓھٰیٰعٓصٓ ۝ اِنَّ
اللّٰہَ جَلَّ شَانُہٗ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝
اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّنَا الْکَرِیْمُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝

Scanned with CamScanner

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ
يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ ط صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَحْمَةٍ
لِّلْعٰلَمِيْنَ ہ رَاحَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَوْلِيَائِهٖ اَجْمَعِيْنَ ہ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ ہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ
اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ہ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ ط رَبِّ
اَعُوْذُ بِكَ بِكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط سَلَامٌ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ ہ سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهَارُوْنَ ہ سَلَامٌ
عَلٰى اٰلِ يَاسِيْنَ ہ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ہ سَلَامٌ عَلٰى
نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ہ

حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام

ملک عرب سے شمال کی طرف ایک چھوٹا سا ملک فِلَسْطِیْن[ع] ہے۔ جب بابل کے کافر ایمان نہیں لائے تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام وہاں سے ہجرت کر گئے اور فلسطین میں آ کر آباد ہو گئے۔ آپ کی دو بیویاں تھیں ایک کا نام حضرت سارہ اور دوسری کا نام حضرت ہاجرہ تھا۔ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بڑے صاحبزادے کا نام حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام ہے۔ وہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مقدس بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ اور حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مبارک شکم سے حضرت اسحٰق علیہ السّلام پیدا ہوئے جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔

حضرت اسمٰعیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ابھی شیرخوار بچّہ ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پاس وحی بھیجی کہ اسمٰعیل اور ہاجرہ کو مکّہ پہنچا دو۔ اس زمانہ میں مکّہ کی سرزمین پر کوئی آبادی نہ تھی۔ اس

[ع] فا کے نیچے زیر لام پر زبر سین ساکن طا کے نیچے زیر۔ غیاث اللغات صہ ۲۹

پاس صرف ببول وغیرہ کے درخت تھے۔ باقی سُنسان چٹیل میدان تھا۔ اور پانی کا تو کوسوں نام ونشان نہ تھا۔ حکم الٰہی کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہ کو ساتھ لیا اور فلسطین سے چل پڑے۔ جب مکّہ کی سرزمین پر پہنچے تو سواری کو روکا اور ان دونوں حضرات کو ایک درخت کے نیچے اتارا پھر حضرت ہاجرہ کو ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک مُشک پانی سپرد کر کے واپس روانہ ہوئے۔ آپ کو واپس جاتے دیکھ کر حضرت ہاجرہ نے پوچھا۔ حضرت! ہمیں اس سُنسان بیابان میں کس کے سہارے چھوڑ کر آپ جا رہے ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اس بات کا نہ تو کچھ جواب دیا نہ مُڑ کر دیکھا۔ جب کئی بار پوچھنے پر جواب نہ ملا تو حضرت ہاجرہ نے عرض کیا۔ کیا ہم دونوں کو اس طرح چھوڑ کر جانے کا حکم آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا ہاں! یہ سُن کر حضرت ہاجرہ نے اطمینان کا سانس[ع] لیا۔ اور بولیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو وہ ہم دونوں کی ضرور حفاظت فرمائے گا۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا توشہ دان میں سے کھجور کھاتیں اور مشک سے پانی پیتیں۔ چند دنوں کے بعد کھجور اور پانی

ع سانس کا استعمال مذکر مؤنث دونوں طرح درست ہے (رئیس اللغات صہ ۵۷۶ مطبوعہ لاہور۔

ختم ہو گئے تو آپ بہت پریشان ہوئیں۔ یہاں تک کہ پیاس کی سختی سے آپ کی چھاتی کا دودھ بھی خشک ہو گیا۔ اب تو حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی جان کے لالے پڑ گئے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اس وقت بہت ہی ننھے شیر خوار بچّہ تھے۔ بھوک اور پیاس کے مارے تڑپ تڑپ کر ایڑیاں رگڑنے لگے۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دل ہلا دینے والا یہ سماں دیکھ کر بیتاب ہو گئیں۔ اپنے ننھے بیٹے کو تو وہیں چھوڑا اور خود اِدھر اُدھر دوڑ کر پانی تلاش کرنے لگیں۔ قریب ہی میں صَفا اور مَروَہ نام کی دو پہاڑیاں تھیں۔ آپ دوڑ کر کبھی صفا پہاڑی پر چڑھتیں اور کبھی مروہ پر جاتیں اور دور دور تک نگاہ دوڑا کر پانی کی کھوج کرتیں۔ اس طرح ان دونوں پہاڑیوں کا آپ نے سات مرتبہ چکّر لگایا مگر پانی کا کہیں پتہ نہ چل سکا۔

آخری مرتبہ جب آپ اِدھر مروہ پہاڑی پر چڑھ کر پانی کی تلاش میں مشغول تھیں تو اُدھر حضرت جبرئیل علیہ السّلام حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کے پاس آئے زمین پر ایک ٹھوکر لگائی جس سے زمین پھٹ گئی اور پانی کا چشمہ اُبل پڑا۔ جب حضرت ہاجرہ مایوس ہو کر

واپس آئیں تو حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کے نزدیک ابلتا ہوا چشمہ دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ آپ نے سوچا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پانی اِدھر اُدھر بہہ کر ختم ہو جائے اس لیے آپ اس چشمے کے کنارے ڈھول لے کر مینڈ بناتی جاتیں اور اپنی سُریانی زبان میں کہتی جاتیں زَمْ زَمْ جس کا معنیٰ یہ ہے کہ تھم تھم یعنی رُک رُک، بعد میں ہمیشہ کے لیے اس مُبارک چشمہ کا یہی نام پڑ گیا۔ پھر حضرت ہاجرہ نے زمزم کا پانی خود پیا اور اپنے ننھے لاڈلے کو پلایا جس سے دونوں کی جان میں جان پڑی اور بھوک پیاس ختم ہوئی۔ زمزم شریف کا یہ اثر ہے کہ وہ کھانے اور پینے دونوں کی جگہ کام دیتا ہے۔

مکّہ سے واپس جانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا یہ دستور تھا کہ آپ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دیکھ بھال کے لیے ہر مہینہ مکّہ میں تشریف لایا کرتے تھے۔ صبح کو براق پر سوار ہو کر فلسطین سے چلتے اور مکّہ آکر ان دونوں حضرات سے ملاقات کرتے اور حال چال پوچھتے۔ پھر اسی دن دوپہر کے وقت فلسطین واپس پہنچ جاتے۔

زمزم کا چشمہ ظاہر ہونے کے بعد بنی جُرھُم کا ایک

مدارج النبوۃ جلد دوم صد ۱۳

خاندان پانی کی تلاش میں وہاں آپہنچا۔ دیکھا کہ یہاں تو پانی کی افراط ہے۔ اُن لوگوں نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آباد ہونے کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی۔ وہ لوگ بھی یہیں آباد ہو گئے۔ اب مکہ کی وہ زمین سُنسان نہ رہ گئی بلکہ خاندانِ جُرہُم کے بس جانے کی وجہ سے ہر طرف چہل پہل نظر آنے لگی۔ حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السّلام اسی خاندان کے لوگوں میں پلے بڑھے۔ انھیں لوگوں سے عربی زبان سیکھی۔ جب جوان ہوئے تو آپ کی شادی بھی اسی خاندان میں ہوئی۔ ہمارے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہی کی نسل پاک سے ہیں۔

ذیل کے الفاظ کے معانی اپنی کاپیوں میں لکھو اور انہیں پختہ یاد کرو

ہجرت	خدائے تعالیٰ کے لیے اپنا گھر بار چھوڑ دینا	بَطن	پیٹ
		اثر	کام، نشان
مقدس	پاک، ستھرا	مطابق	جیسا
صاحبزادہ	بیٹا عزت والے آدمی کا	شیرخوار	دودھ پیتا

اِفراط ..... بہتات، کثرت، زیادتی۔

اجازت ...... منظوری

جُرہم یمن کے ایک مشہور سردار کا نام جس کی اولاد کو بنی جرہم اور کبھی جرہم کہا جاتا ہے

چند تھوڑا، کچھ، کئی ایک

بنی ...... اولاد، خاندان۔

پہاڑی ...... چھوٹا پہاڑ

مشغول ...... کام میں لگا ہو

چشمہ ...... پانی کا سوتا

قریب ...... پاس، نزدیک

وحی ...... خدائے پاک کا پیغام

شکم ...... پیٹ

اطمینان ..... چین، دلاسا، تسلّی۔

دستور ...... طریقہ، ڈھنگ قاعدہ

مشک ... چمڑے کا بنا تھیلا جس میں پانی بھر کر رکھا جاتا ہے

نسل ... خاندان، بیٹے، پوتے، پوتوں کی اولاد

خاندان ... گھرانا، قبیلہ، کنبہ، پریوار

سماں ... وقت، منظر، حال۔

بیتاب ... بے چین، گھبرایا ہوا۔

توشہ دان وہ برتن جس میں مسافر کھانا لیکر چلتا ہے

مایوس ...... ناامید، بے آس

سوالات

(۱) حضرت اسحٰق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام کیا ہے؟

(۲) زمزم شریف کا چشمہ کیوں پیدا ہوا؟

(۳) ہمارے سرکار پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل پاک سے ہیں یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے مقدس خاندان سے؟

Scanned with CamScanner

نیّت کا پھل

حضرت سُلطان محمود غزنوی عَلَیہِ الرَّحمَۃُ بہت مشہور بادشاہ گزرے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ سیر کرتے ہوئے ایک ایسے دیہات میں جا پہنچے جہاں گنّے بہت زیادہ بوئے جاتے تھے۔ آپ نے اب تک گنّا دیکھا نہیں تھا۔ جب آپ نے گنّا چوسا تو بہت پسند آیا۔ آپ نے اپنے دل میں سوچا کہ گنّے کی پیداوار پر بھی لگان مقرر کروں گا تاکہ ہر سال ہمارے شاہی خزانہ کو ایک نئی آمدنی حاصِل ہوتی رہے۔ اتنا سوچنا تھا کہ اب جو گنّا چوستے ہیں اس میں رس ہی نہیں۔ آپ نے کسانوں سے کہا کہ لوگو! کیا بات ہے کہ اچانک گنّوں کے رس ہی ختم ہو گئے۔؟

آپ کی بات سن کر ایک بوڑھا کسان سامنے آیا اور کہنے لگا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کے بادشاہ کی نیّت بگڑ گئی ہے اس نے اپنی سلطنت میں کوئی ایسا قانون جاری کرنا چاہا ہے جس سے رعایا کو تکلیف ہو۔ بس یہی وجہ ہے کہ گنّے کے رس

خشک ہو گئے۔ بادشاہ تو خود آپ ہی تھے اور آپ ہی نے گنّے کی پیداوار پر لگان مقرر کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ بس سمجھ گئے کہ یہ میری ہی نیت کی خرابی کا پھل ہے۔ آپ نے فوراً دل میں توبہ کی اور ٹھان لیا کہ میں ہرگز لگان مقرر نہیں کروں گا۔ توبہ کرنا تھا کہ اب جو گنا چوستے ہیں وہ رس سے بھرا ہوا ملتا ہے۔

بچو! ملک کا سب سے بڑا حاکم بادشاہ ہوا کرتا ہے جب تک بادشاہ ٹھیک راستہ پر چلتا رہیگا ملک کے اندر خوشحالی رہیگی اور جب اس کی نیت بگڑ جائے گی تو ملک میں تباہی ضرور پھیلے گی۔ دیکھو محمود غزنوی بادشاہ کے دل میں کھیتوں کا لگان بڑھا دینے کا خیال پیدا ہوا گنّوں کے رس کی برکت ختم ہو گئی۔ اور جب بادشاہ نے توبہ کر لی اپنی نیت ٹھیک کر لی تو اللہ تعالیٰ نے گنّوں کو رسیلا بنا دیا۔ معلوم ہوا کہ اچھی نیت کا پھل اچھا ہے اور بری نیت کا پھل بُرا ہے۔

(تفسیر رُوحُ البیان)

سُوالات

(۱) گنّوں کے رس اچانک کیوں خشک ہو گئے؟

(۲) بوڑھے کسان نے کیا جواب دیا؟

(۳) بعد میں گنّے رسیلے کیوں ہو گئے؟

Scanned with CamScanner

ایک ننھّے طالبِ علم کا خط
(اپنے باپ کے نام)

از رسول پور ۷۸۶/۹۲ ۲۰ محرم سنہ ۱۳۹۱ھ

جنابِ والد صاحب قبلہ ـــــــ السّلام علیکم
ادب کے ساتھ عرض ہے کہ میں اس وقت تیسرے درجہ میں پڑھ رہا ہوں۔ ہمارے مولوی صاحب خوب محنت سے پڑھاتے ہیں۔ ان کا نام مولوی نبی بخش خاں صاحب ہے۔ ہمارے درجہ میں لڑکوں کی تاداد ۱۲ بارہ ہے۔ جن میں چار لڑکے محمد احمد عبداللہ، عبدالرحمٰن اور علی حسن خاص ہمارے گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ باقی آٹھ لڑکے دوسرے گاؤں کے ہیں۔ ہم لوگوں کو مولوی صاحب نے وضو بنانے اور نماز پڑھنے کا ترِیقہ بھی سکھا دیا ہے۔ آپ مہربانی کر کے ایک اچھا سا اغالدان خرید کر کسی کے ہاتھ بھیج دیں۔ ہمارے مولوی صاحب

پان کھاتے ہیں ان کو اغالدان کی ضرورت ہے۔ والدہ صاحبہ
عائشہ بہن اور نہال احمد بھائی آرام سے ہیں اور آپ کو سلام
کہتے ہیں۔ میں پہلی بار آپ کو خط بھیج رہا ہوں۔ لکھنے میں مجھ سے
جو غلطی ہوئی ہوا سے ماف کریں گے۔

کمال احمد موضع رسول پور ضلع بستی۔

سوالات

(۱) کمال احمد کے کچھ ساتھیوں کے نام بتاؤ؟
(۲) کمال احمد کے بھائی اور بہن کا نام کیا ہے؟
(۳) کمال احمد نے اپنے اس خط میں کتنے الفاظ غلط لکھے ہیں؟

جمال احمد کا خط

(اپنے بیٹے کا نام)

۴۸۶
۹۲

از بمبئی ۲۸ محرم سنہ ۱۳۹۱ھ

برخوردار نور چشم کمال احمد! وعلیکم السلام

بعد دعا اور سلام کے معلوم ہو کہ تمہارا خط ۲۵ محرم سنہ ۱۳۹۱ھ کو وصول ہوا۔ اس بات پر بڑی خوشی ہوئی کہ تم نے خط لکھنا شروع کر دیا ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ایک اچھا مرادآبادی اگالدان خرید کر تمہارے استاذ کے لیے بھیجوں گا جب اگالدان پہنچ جائے تو تم اس کو اپنے مولوی صاحب کی خدمت میں پیش کر دینا اور قیمت مت لینا۔

تمہارے خط سے یہ بات تو معلوم ہوئی کہ تمہارے مولوی صاحب خوب محنت سے پڑھاتے ہیں لیکن تم خود بھی محنت سے پڑھتے ہو یا نہیں؟ یہ بات تمہارے خط سے ظاہر نہیں ہوئی۔

عزیز فرزند! سنو صرف استاذ کی محنت سے کام نہیں بنے گا بلکہ شاگرد کو بھی محنت اور کوشش کرنی پڑے گی۔ لہٰذا تم بھی پڑھنے میں خوب محنت کرنا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نقل لکھنے کی مشق بہت کم کرتے ہو کیوں کہ تمہارے خط میں کئی ایک غلطیاں ہیں۔ تم کو چاہیئے تھا کہ پہلے کسی سادہ کاغذ پر خط لکھ کر اپنے استاذ کو دکھاتے پھر جب وہ غلط لفظ کی اصلاح کر دیتے تو دوبارہ تم دوسرے کاغذ پر لکھ کر میرے پاس روانہ کرتے۔ میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ جب کبھی میرے پاس خط بھیجنا ہو تو لکھ کر پہلے اپنے استاذ کو دکھا لیا کرنا، اس کے بعد میرے پاس بھیجنا۔

اب میں چاہتا ہوں کہ تمہارے لکھے ہوئے غلط الفاظ کی اصلاح کر دوں۔ لہٰذا غور سے پڑھ لو۔ اور اپنی غلطیوں کو پہچانو۔

(۱) تم نے تعداد کو تاداد لکھا ہے۔ یہ غلط ہے۔ ت کے بعد الف نہیں بلکہ عین کا حرف رہیگا۔

(۲) طریقے کا لفظ ت سے نہیں بلکہ ط سے لکھا جائیگا

تم نے اپنے خط میں اس لفظ کو ت سے لکھا ہے۔ یہ غلط ہے
(۳) جس برتن میں پان، ڈلی، کتھا اور چونا رکھا جاتا ہے اسے پاندان کہتے ہیں۔ یوں ہی جس برتن میں پان کی پیک تھوکی جائے اسے اگالدان کہتے ہیں۔ تم نے اس لفظ کو غین سے اُغالدان لکھا ہے۔ یہ غلط ہے۔
(۴) تم نے مُعاف کی جگہ مَاف لکھ دیا ہے یہ غلط ہے۔ میم اور الف کے بیچ میں عین ہونا چاہیئے۔

دعاگو
جمال احمد۔ گھاٹ کوپر شہر بمبئی

ذیل کے الفاظ کے معانی اپنی کاپیوں میں لکھو اور انہیں یاد کرلو

مشق .... کسی کام کو بار بار کرنا	غور .... دھیان
کوشش .... لاگ۔ جتن	برخوردار۔ پھلا، پھولا۔ یہ لفظ بیٹے کو بولتے ہیں
اصلاح .... ٹھیک کرنا، درست کرنا	نورِچشم .... بیٹا۔ آنکھ کی روشنی
ہدایت .... حکم۔ تاکید	روانہ کرنا .... بھیجنا۔
لہٰذا .... اس لیے	وصول ہوا .... ملا

فرزند	بیٹا	قیمت	دام
عزیز	پیارا رشتہ دار	ظاہر	کھلا ہوا

سوالات

(۱) جمال احمد نے کون کون سے لفظ کی اصلاح کی ہے ؟

(۲) ٹوپی اور ٹوپیوں میں کیا فرق ہے ۔ یوں ہی لفظ اور الفاظ میں کیا فرق ہے ؟

(۳) اوپر والا خط جمال احمد نے کس تاریخ میں لکھا ہے ؟

Scanned with CamScanner

نعت شریف

از حضرت مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

مری خاک یارب! نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

رگِ گل کی جب نازکی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

رہیں ان کے جلوے بسیں انکے جلوے
مرا دل بنے۔ یادگارِ مدینہ

بنا آسماں منزلِ ابنِ مریم
گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسنؔ! افتخارِ مدینہ

حضور کا نَسَب مُبارک

شہرِ مکّہ حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بدولت آباد ہوا۔ اسی شہر میں حضرت عدنان ایک مشہور سردار گزرے ہیں۔ یہ حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السّلام کی نسلِ پاک سے تھے۔ عرب کے بہت سے خاندان والے حضرتِ عدنان کی اولاد ہیں۔ خود ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عدنان ہی کی نسل سے ہیں۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عدنان تک اکیس[21] پیڑھیاں ہیں۔ کسی بھی انسان کے باپ، دادا، پردادا وغیرہ کو پُشت اور پیڑھی کہتے ہیں۔ اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نسب مُبارک بیان کیا جاتا ہے۔ اس کو زبانی خوب پختہ یاد کرلو۔

سرکار مصطفےٰ محمّدِ عربی صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم بن حضرتِ عَبْدُ اللہِ[1] بن حضرتِ عبدُ المُطّلب[2] بن حضرتِ ھاشم[3] بن عبدِ مناف[4]

بن قصی[5] بن کلاب[6] بن کعب[7] بن لؤی[8] بن غالب[9] بن فہر[10] بن مالک[11]
بن نضر[12] بن کنانہ[13] بن خزیمہ[14] بن مدرکہ[15] بن الیاس[16] بن مضر[17] بن نزار[18]
بن معد[19] بن عدنان[20]

عربی زبان میں بیٹے کو بن اور ابن کہتے ہیں اور بیٹی کو بنت کہا جاتا ہے۔ چوں کہ ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ اس لیے ہمارے سرکار کو ابن عبداللہ کہا جاتا ہے۔ جیسے اگر عبدالرحمٰن، معین الدین خاں کا بیٹا ہے تو اس کو عبدالرحمٰن بن معین الدین خاں کہا جائیگا

حضرت عبدالمطلب ہمارے سرکار کے دادا ہیں۔ اور حضرت ہاشم ہمارے سرکار کے پردادا۔ اور حضرت مناف لکڑ دادا ہیں۔ چونکہ دادا بھی باپ ہی ہوتا ہے اس لیے تم سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابن عبدالمطلب اور ابن ہاشم بھی کہہ سکتے ہو۔ یوں ہی تم ہمارے سرکار کو ابن عدنان ابن اسمٰعیل علیہ السلام، ابن ابراھیم علیہ السلام کہنے کا حق بھی رکھتے ہو۔

سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باپ، دادا،

Scanned with CamScanner

پر دادا وغیرہ یعنی حضرت عبداللہ سے حضرت عدنان تک یہ سب حضرات بڑی شریف طبیعت کے مالک ہو کر گزرے ہیں۔ ان کی عزت اور بڑائی کا لوہا پورے عرب والے مانتے تھے۔ ان حضرات کے کارنامے تم بڑی بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔ یہاں ہم صرف حضرت فہر کے بارے میں کچھ بتانا چاہتے ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب میں گیارہویں نمبر پر تم نے حضرت فہر کا نام پڑھا ہے۔ یہ جب شہر مکّہ کے سردار ہوئے تو اس زمانے میں ملکِ یَمَن کا حاکم حَسّانُ بنُ عَبدِ کُلَال تھا۔ اس شخص کو یہ بات بہت ناگوار گزرتی تھی کہ پورے عرب کے لوگ کعبہ کا حج کرنے کے لیے مکّہ میں تو حاضر ہوتے ہیں لیکن یمن میں تو کوئی نہیں آتا۔ اس نے سوچا اگر میں کعبہ ڈھا کر اس کے پتھر یمن میں اٹھا لاؤں اور یہیں کعبہ بنا دوں تو عرب کے لوگ مکّہ جانا بند کر دیں گے اور کعبہ کا حج کرنے کے لیے یمن میں جمع ہوں گے اس طرح ہمارے ملک کی رونق اور عزّت بڑھ جائے گی۔ چنانچہ اس نے ایک فوج لیکر مکّہ پر چڑھائی کر دی۔

Scanned with CamScanner

ادھر حضرت فِہر کو جب خبر لگی کہ یمن کا لشکر مکّہ پر چڑھائی کرنے کے لیے آ رہا ہے تو انھوں نے بہت سے قبیلوں کو جمع کر کے حسّان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ آخر میں یمن کی فوج ہار گئی۔ حسّان گرفتار ہوا۔ تین برس تک قید کی مصیبت جھیلنے کے بعد فدیہ دے کر رہا ہوا۔ اس واقعہ سے سارے عرب پر حضرت فِہر کا رعب و دبدبہ چھا گیا۔

ذیل کے کلمات کے معانی اپنی کاپیوں میں لکھو اور انہیں پختہ یاد کر لو

نسب .... خاندان، رشتہ	رونق .... سجاوٹ، خوبصورتی
کارنامہ .... شاندار کام	ناگوار .... ناپسند
شریف طبیعت کے مالک بھلی طبیعت والے	قید .... بندھن
حج ... کعبہ کی زیارت، کعبہ کے چاروں طرف سات بار چکر لگانا، حجرِ اسود کو چومنا	فدیہ .... جان چھڑانے کا بدلہ
	رعب و دبدبہ .... دباؤ اور بڑائی

سوالات

(۱) حضرت عدنان تک سرکارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نسب پاک زبانی سناؤ؟

(۲) بتاؤ کہ حضرت قصی کے باپ، دادا، پردادا اور بیٹے، پوتے پرپوتے کا نام کیا تھا؟

(۳) حضرت فہر اور حسان کا واقعہ بیان کرو؟

مینڈک

مینڈک ایک ایسا جانور ہے جو پانی کی تہہ میں اور خشکی کے اوپر بڑی آسانی سے رہتا سہتا ہے۔ اس کا بدن موٹا اور بے ڈھنگا ہے۔ بڑا سا منہ، موٹی موٹی بڑی آنکھیں، نرم نرم لجلجی کھال بہت چپچپا اور ٹھنڈا۔ اسی واسطے نہ تو دیکھنے میں خوبصورت لگتا ہے نہ ہاتھ لگانے کے قابل ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی اس میں کئی باتیں عجیب وغریب ہیں۔

اوّل تو یہی کہ جس طرح زمین پر ادھر اُدھر پھُدکتا اور چھلانگیں مارتا ہے اسی طرح آسانی کے ساتھ پانی میں تیرتا پھرتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب وہ پانی میں غوطہ مارتا ہے تو ہماری تمہاری طرح دو چار منٹ میں اس کا دم نہیں گھٹتا بلکہ وہ

Scanned with CamScanner

گھنٹوں اندر ہی اندر مزے سے بیٹھا رہتا ہے یا تیرتا پھرتا ہے
تیسری بات یہ ہے کہ پانی نہ رہے یا بہت سردی ہو تو کبھی تالاب کے نیچے کی مٹی میں، کبھی نالوں اور نہروں کے کنارے سوراخوں میں یہ مینڈک اس طرح رہتے ہیں جیسے کوئی پڑا سو رہا ہو اور اسی حالت میں مہینوں گزارہ کرتے ہیں۔ جب برسات کا موسم آتا ہے تو گویا اس خوابِ غفلت سے بیدار ہوتے ہیں اور ٹرّا ٹرّا کر سارا جنگل سر پر اٹھا لیتے ہیں
چوتھی بات یہ ہے کہ مینڈک ایسا پھرتیلا اور چاق ہے کہ اپنے سے بیس گنی اونچائی اچھل جاتا ہے اور پچاس گنی لمبائی پھلانگ سکتا ہے۔
پانچویں سب سے عجیب بات یہ ہے کہ وہ شروع میں مینڈک کی صورت میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ مچھلی کی صورت میں انڈے سے نکلتا ہے۔ تم نے تالابوں، پوکھروں اور کھیتوں کی کیاریوں میں بارہا دیکھا ہوگا کہ تمہارے آتے ہی سیاہ رنگ کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں جھلک دکھا کر گہرے پانی کی طرف چلی جاتی ہیں۔ وہ اصل میں مینڈکوں کے بچّے ہوتے ہیں۔ تھوڑے دنوں کے

Scanned with CamScanner

بعد ان کا دھڑ موٹا ہونے لگتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ پچھلی ٹانگیں اور ہاتھ نظر آنے لگتے ہیں۔ اس طرح آٹھ ہفتے گزرنے تک پورے مینڈک بن جاتے ہیں۔

مینڈک کیڑے مکوڑے اور مچھروں کا شکار کر کے کھا جاتے ہیں اس لیے ان کا گھر میں ہونا بہت مفید ہے۔ مگر خرابی یہ ہے کہ خود وہ سانپوں کی مزہ دار خوراک ہیں۔ سانپ ان کی تلاش میں رہتے ہیں۔ لہٰذا جب گھروں میں مینڈک بہت ہوں تو بڑا خیال رکھنا چاہیئے کہ کہیں سانپ اِدھر اُدھر نہ ہوں۔

بہت سے چُلبُلے اور شریر لڑکے مینڈکوں سے کھیلتے ہوئے ان کو مارتے اور ستاتے ہیں۔ کوئی اپنا نشانہ صحیح کرنے کے لیے ان کے سر پر ڈھیلا یا اینٹ کا ٹکڑا مارتا ہے۔ اگر مینڈک پھرتی سے پانی میں غوطہ نہ لگائے تو چوٹ کھا کر مر جائے بعض لڑکے زمین پر چلتے ہوئے مینڈک کو چھڑی سے مار مار کر اپنا جی بہلاتے ہیں اور بعض پیروں سے ٹھوکر مارتے ہیں۔

بچّو! سُنو اور دھیان سے سُنو۔ بے قصور مینڈکوں کو ستانا یا زخمی کرنا یا جان سے مارنا بے رحمی کا کام اور شرعًا

گناہ ہے۔ اس قسم کے لڑکے بڑے چھچھورے اور نالائق ہیں۔ بے خطا جانوروں کو ستانا انسان کو ستانے سے بھی بڑھ کر برا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ہمارے مذہب نے مچھلی، چوپائے اور چڑیا کا شکار کرنا جائز قرار دیا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ شکاری آدمی دوا یا غذا حاصل کرنے کی نیت رکھتا ہو۔ اور اگر کوئی شخص محض دل بہلانے کی خاطر شکار کرتا ہو وہ شرعًا گنہگار ہے۔

اب مینڈکوں کی وفاداری کا ایک واقعہ سنو۔ جب بابل کے کافروں نے حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو ختم کرنے کے لیے ایک بہت بڑا آتش کدہ تیار کر کے اس میں آگ جلائی تو اس موقع پر مینڈک اپنے منہ میں پانی لیکر پہنچے۔ اور آگ پر چھڑکنے لگے تاکہ وہ بجھ جائے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ مینڈکوں کے چند قطرے پانی ڈالنے سے ہرگز وہ آگ بجھ نہیں سکتی تھی مگر انھوں نے اپنی سکت بھر کوشش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ مینڈک ایک پیغمبر کے وفادار اور طرفدار ہیں۔ اسی لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ مینڈکوں کو جان سے نہ مارو۔ کیوں کہ

؎ تفسیر روح البیان سورۂ اعراف صد ۲۳۱

وہ حضرت ابراہیم کی آگ پر پانی چھڑکتے تھے۔

اب لگے ہاتھوں گرگٹ کا بھی حال سُن لو۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی آگ بھڑکانے کے لیے پھونک مارتا تھا۔ یہ بالکل کھلی بات ہے کہ گرگٹ کی پھُونک سے وہ آگ بھڑک نہیں سکتی تھی۔ مگر اس نے اپنے عمل سے ظاہر کر دیا کہ گرگٹ ایک پیغمبر کا دشمن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ کو جان سے مارنے کا حکم دیا ہے۔

سُوالات

(۱) مینڈک مارنے سے کیوں روکا گیا ہے ؟

(۲) گرگٹ مارنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے ؟

؂ تفسیر روح البیان سورۂ اعراف ص۲۹۹

نعت شریف

ازجناب راز الہ آبادی قادری رضوی

وہ خدا کا، خدا اُس کا دشمن (جل جلالہٗ) — جس نے چھوڑا احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا دامن!
جب سے دیکھا کھجوروں کا جھرمٹ — ہیچ ہے میری نظروں میں گلشن
عشقِ احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں آنسو بہا کر — بھر لیا میں نے پھولوں سے دامن
یاد آنے لگا پھر مدینہ — تیز ہونے لگی دل کی دھڑکن
نارِ دوزخ سے بچنا ہو جس کو — تھام لے میرے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا دامن
بارشِ نور ہوتی ہے پیہم — اللہ اللہ (جل جلالہٗ) رے طیبہ کا ساون

راز ملتا نہ کیا اُن کے در سے
تنگ خود ہو گیا اپنا دامن

عربی پڑھنے کی مشق

(ہجّے کراتے ہوئے پڑھایئے)

اِنَّ الدِّیْنَ ٥ اَزَلِیٌّ ٥ مُنَزَّہٌ ٥ مَنْ یَّبْتَغِ ٥
فَلَا اَحَا ٥ مُجْتَھِدٌ ٥ عَنِ الزَّمَانِ ٥ وَجِیْہٌ ٥

روان پڑھایئے

اِنَّ اللہَ تَعَالیٰ اَزَلِیٌّ وَّاَبَدِیٌّ ٥ لَابِدَایَةَ لِوُجُوْدِہٖ وَلَانِھَایَةَ
اِنَّ الدِّیْنَ ھُوَالْاِسْلَامُ ٥ رَبُّنَا مُنَزَّہٌ عَنِ الزَّمَانِ وَالْمَکَانِ
کُلُّ نَبِیٍّ عِنْدَ اللہِ تَعَالیٰ وَجِیْہٌ ٥ اِمَامُنَا الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَةَ
مُجْتَھِدٌ فَقِیْہٌ ٥ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ اللہِ اِلٰھًا فَھُوَ کَافِرٌ لَا یَجِدُ
فَلَا اَحَا ٥ اَللہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٥ نَحْنُ عِبَادُ
مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٥ رَسُوْلُنَا اَوَّلُ خَلْقِ اللہِ ٥ وَ
اَفْضَلُ خَلْقِ اللہِ ٥ وَاَکْمَلُ خَلْقِ اللہِ ٥ وَھُوَ سَیِّدُ جَمِیْعِ
الْعَالَمِ ٥ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٥

دین

جس راستہ پر چلنے سے انسان کو خدا کی پہچان ملتی ہے اُسے دین کہتے ہیں اور دین کا دوسرا نام مذہب بھی ہے۔ چوں کہ خدا سارے انسانوں کا مالک ہے اور بندوں پر مالک کی بندگی فرض رہا کرتی ہے اس لیے دین اختیار کرنا انسان کے لیے بہت ضروری ہے کیوں کہ دین و مذہب سے ہی انسان کو خدا کی پہچان ملتی ہے اور خدا کی بندگی کا طریقہ حاصل ہوتا ہے۔ تم نے ایک روپیہ پانچ روپیہ، دس روپیہ کا نوٹ تو بارہا دیکھا ہوگا اور اصلی و نقلی نوٹ کا چرچا بھی سُنا ہوگا۔ اصلی نوٹ تو وہ ہے جس کو حکومت چھپواتی اور چلاتی ہے اور نقلی نوٹ وہ ہے جس کو دھوکہ دینے والے لوگ چوری سے چھاپتے اور چالو کرتے ہیں۔ نقلی نوٹ کا رنگ روپ تو اصلی نوٹ ہی کی طرح ہوتا ہے مگر اس میں کچھ ایسا فرق رہ جاتا ہے جسے ہوشیار آدمی دیکھ کر پہچان لیتا ہے کہ فلاں نوٹ نقلی ہے۔ اور پھر اصلی نقلی کا یہ مقابلہ صرف نوٹ ہی میں نہیں بلکہ

اور چیزوں میں بھی چلتا ہے۔ دیکھو کہا جاتا ہے اصلی دودھ، نقلی دودھ، اصلی تیل نقلی تیل، اصلی گھی نقلی گھی وغیرہ۔

تو جس طرح دنیا کے سامانوں میں اصلی اور نقلی چیزیں ہوتی ہیں یوں ہی دین و مذہب بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک اصلی دین اور دوسرا جعلی دین۔ جس دین کو خدا نے بھیجا وہ تو اصلی ہے اور اس کا نام اسلام ہے۔ اور جس دین کو انسان نے اپنے دماغ سے گڑھ کر تیار کیا وہ نقلی اور جعلی ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان کر دیا ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ یعنی بے شک اللہ کا مانا ہوا دین صرف اسلام ہے۔ دوسری جگہ قرآن شریف میں اللہ پاک فرماتا ہے وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ یعنی اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین چاہے گا تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

پھر جب سارے جہان کے مالک نے ہی فیصلہ کر دیا کہ اصلی دین و مذہب صرف اسلام ہے اور اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اللہ کو پسند نہیں تو مالک کی پہلی بندگی یہی ہے کہ ہم اسی کے پسند کئے ہوئے دین کو اپنا دین قرار دیں۔

اس بیان سے خوب اچھی طرح ثابت ہوگیا کہ جو انسان خدا کا سچا بندہ بننا چاہتا ہو اس کو سچا دین ماننا ہوگا اور سچا دین صرف اسلام ہے۔ خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم لوگ اسلام کو اپنا دین مانتے ہیں اور اِنْ شَاءَ اللہُ تعالیٰ مانتے رہیں گے۔ اسلام کے سوا ہم کوئی دوسرا دین نہیں مان سکتے کیوں حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے لیکر سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروں کا دین صرف اسلام رہا ہے[۵]

اسلام کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کو سارے جہان کا اکیلا معبود مانو۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو خدا نہ بناؤ۔ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو عبادت کے لائق نہ جانو۔ اللہ کے تمام فرشتوں، کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان رکھو۔ قیامت کے دن کو حق جانو۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر یقین رکھو۔ اپنے اپنے زمانے کے پیغمبروں کے حکم پر چلتے رہو سرکار مصطفےٰ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر مانو۔

اپنے اپنے وقت میں ہر پیغمبر نے ان بنیادی باتوں کی تعلیم دی ہے۔ کسی پیغمبر نے ان باتوں میں ذرا سا فرق نہیں پڑنے دیا۔

[۵] تفسیر روح البیان پارہ ۲۱ سورۂ روم ص۲۳

دنیا میں دین و مذہب کے نام پر ہزاروں لڑائیاں لڑی جا چکی ہیں اور آج بھی ایک مذہب کا انسان دوسرے مذہب کے انسان سے برسرِ پیکار ہے لیکن یہ سب لڑائیاں موٹی سمجھ کی پیداوار ہیں۔ سیدھی بات یہ ہے کہ جس دین کو خدا کی کتاب سچا بتائے وہی دین خدا کے سب بندوں کو قبول کر لینا چاہیئے۔ دیکھو قرآن مجید خدا کی سچی کتاب ہے۔ سچے دین کے بارے میں اس کا فیصلہ سُنو! قرآن فرماتا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ط یعنی بے شک اللہ کا مانا ہوا دین صرف اسلام ہے۔ آج بھی اگر دنیا کے لوگ قرآن کے اس فیصلہ کو بے چوں وچرا تسلیم کر لیں تو پہلا فائدہ یہ ہوگا کہ دین کے نام پر ہونے والی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ مرنے کے بعد جس سخت عذاب سے پالا پڑنے والا ہے اس سے نجات مل جائے گی۔ اب دنیا کے لوگوں کو اختیار ہے یا تو عذابِ الٰہی بُھگتنے کے لیے اپنے کو تیار رکھیں یا قرآن کے آگے سرِ تسلیم خم کر کے اسلام قبول کر لیں۔

اپنی کاپیوں میں مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھو اور انہیں یاد کر لو

جُعلی .... بناوٹی، گڑھا ہوا	بنیادی تعلیم ..... جڑ والی بات کا سکھانا

تسلیم .... ماننا	عذاب .... سزا
بر سرِ پیکار .... لڑنے پر آمادہ	نجات .... چھٹکارا
سرِ تسلیم .... ماننے والا سر	اختیار .... چھوٹ، آزادی
عذابِ الٰہی .... اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا	خم کرنا .... جُھکانا

سوالات

(۱) دین کسے کہتے ہیں ؟

(۲) سچّا دین کون سا ہے ؟

(۳) اسلام کی بنیادی تعلیم سناؤ ؟

(۴) جعلی مذہب کسے کہتے ہیں ؟

ہجری سُنہ

اس وقت تقریباً دنیا کے ہر گوشہ میں انگریزی مہینہ اور سال لکھنے اور بولنے کا رواج پھیلا ہوا ہے۔ لوگوں کو جب اپنے کسی معاملے میں دن تاریخ مقرر کرنا ہوتا ہے تو وہ یہی انگریزی تاریخ اور سُنہ استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے ملک ہندوستان میں بھی

Scanned with CamScanner

ڈاک خانہ، کچہری اور ریلوے وغیرہ کے سارے کاروبار میں انگریزی تاریخ اور سَنہ سے کام لیا جاتا ہے۔ سَن کا معنیٰ سال ہے۔ اس لفظ کو زیادہ تر سین اور نون کے ساتھ "ہ" ملا کر سَنہ لکھتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا مبارک نام تو تم پڑھ چکے ہو آپ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر ہیں۔ ہمارے سرکار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس پیدائش سے تقریباً پانچ سو اکہتر سال پہلے آپ پیدا ہوئے ہیں۔ جب آپ نے اپنی پیغمبری کا اعلان کیا اور دینِ اسلام کی تبلیغ شروع کی تو یہودی آپ کے سخت دشمن ہو گئے۔ اس قوم کے لوگ بڑے گستاخ اور شوخ ہوا کرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السّلام جس قوم کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تھے اس قوم کا نام یہود اور بنی اسرائیل ہے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے زمانہ میں یہودی بہت گمراہ ہو گئے تھے۔ یہودیوں ہی کو سیدھی راہ پر لانے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام بھی مقرر کیے گئے۔ چنانچہ جب آپ نے تبلیغ کا کام شروع فرمایا تو یہودیوں میں سے چند لوگ ایمان ضرور لائے اور مسلمان ہو گئے لیکن ان میں کے

بڑے بڑے چودھری لوگ اور ان کے تمام ساتھی براتی اپنے کفر پر اڑے ہی رہ گئے پھر صرف اتنا ہی نہیں بلکہ آپکے قتل کی تیاری مکمل کرلی۔

یہودیوں نے آپ کے قتل کی جو تاریخ مقرر کی تھی ٹھیک اسی تاریخ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر بلوالیا اور ملعون یہودی ہاتھ ملتے رہ گئے۔ آپ اس وقت آسمان پر تشریف رکھتے ہیں۔ جب قیامت آنے میں تھوڑا عرصہ باقی رہ جائے گا تب آپ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے

آپ ہی کی پیدائش مبارک کے پہلے سال کو انگریزی تاریخ اور سنہ کا پہلا سال قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ آج مئی کی پانچ تاریخ اور سنہ انیس سو اکہتر ہے جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا ہوئے انیس سو اکہتر برس ہو رہے ہیں۔

چونکہ انگریزی سال حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے جاری کیا گیا ہے اس لیے اس کو عیسوی سنہ کہتے ہیں۔ لوگ جب انگریزی تاریخ اور سنہ لکھنا چاہتے ہیں تو سنہ کا لفظ لمبا بنا کر اس کے اوپر گنتی لکھتے ہیں اور گنتی کے آخر میں صرف عین کا سر یعنی ؏ بنا دیتے ہیں تاکہ عیسوی کی طرف اشارہ ہو جائے اور دوسرا شخص سمجھ جائے کہ یہ عیسوی سنہ لکھا گیا ہے۔ مثلاً انیس سو اکہتر عیسوی سال کو

یوں لکھیں گے۔ "۷ سنہ ۱۹۷۱ء"

مسلمانوں کے یہاں انگریزی تاریخ و سنہ کے مقابلے میں اسلامی تاریخ اور ہجری سنہ کا استعمال ہوتا ہے۔ ہجری سنہ کی ابتدا حضور اقدس پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے قرار دی گئی ہے یعنی جس سال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے گئے۔ وہ ہجری سنہ کا پہلا سال مانا گیا ہے ہجرت کے معنیٰ ہیں اللہ کے لیے اپنا دیس، اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جانا ___ مکہ شریف تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وطن تھا ترپن برس حضور وہاں رہے تو پھر حضور نے مکہ سے ہجرت کیوں فرمائی؟

بات یہ ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی اور حضور پر قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضور نے پہلے صرف اپنے خاص خاص لوگوں میں اپنا پیغمبر ہونا ظاہر کیا۔ خوش نصیب لوگوں نے آپ کی بات سُن کر آپ کو اللہ کا رسول مان لیا اور مسلمان ہو گئے پھر تین برس گزر جانے کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کا حکم پا کر پورے مکہ والوں کے سامنے اپنی نبوّت اور پیغمبری کا اعلان فرمایا اور اُن کو یہ بھی سُنا دیا

کہ تم جن بتوں کو پوجتے ہو وہ پتھر کی صرف بے جان مورتی ہیں، انھیں پوجنا چھوڑ دو، صرف ایک اللہ کو اپنا معبود مانو۔

مکہ کے کفار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ اعلان سن کر جل بھن اٹھے اور اسی وقت سے حضور کے سخت دشمن بن گئے اور کمزور مسلمانوں کو رات دن ستانے میں لگ گئے۔ کافروں کی مخالفت کے باوجود حضور نے اسلام کی تبلیغ جاری رکھی لیکن مکہ والوں نے مسلمانوں کا رہنا دوبھر بنا دیا تو حضور نے مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی چنانچہ بہت سے مسلمان مکہ چھوڑ کر ملک حبش چلے گئے اور کچھ لوگ مدینہ پہنچے۔

مکہ میں اس وقت جو لوگ سردار اور چودھری مانے جاتے تھے۔ ان کی دھاندلی کا حال یہ تھا کہ خود تو وہ اسلام قبول کرنے پر کسی طرح تیار ہی نہ تھے لیکن اس کے ساتھ دوسرے لوگوں کو مسلمان ہونے سے بری طرح روکتے بھی تھے۔ ایسی حالت میں وہاں اسلام کا پنپنا اور بڑھنا، پھیلنا دشوار دکھائی دے رہا تھا۔ اس لیے ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے۔ اس وقت ہمارے سرکار کی عمر شریف ترپن

سال کی تھی۔ ہمارے سرکار جب مدینہ پہنچے تو مدینہ والوں نے آنکھیں بچھا دیں۔ اور انھوں نے بڑی سچائی اور خلوص کے ساتھ ہمارے سرکار کا ساتھ دیا۔

حضور کا مکہ چھوڑ کر مدینہ چلا جانا ہجرت کہلاتا ہے۔ یہ ایک عام بات ہے کہ انسان کو اپنے وطن سے اپنے گھر بار سے بہت محبت رہا کرتی ہے لیکن حضور نے محض اللہ تعالیٰ کے پیارے دین کی خاطر اپنے وطن کو چھوڑ دیا اور مکہ سے ہجرت کر گئے۔ آج ماہِ ربیع الاول کی آٹھ تاریخ اور ہجری سنہ ۱۳۹۱ تیرہ سو اکیانوے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت ہمارے سرکار کو مکہ سے ہجرت کیے ہوئے تیرہ سو اکیانوے برس ہو رہے ہیں۔

حضور کا مکہ سے ہجرت کرنا یہ مسلمانوں کے لیے ایک بہت بڑا سبق ہے۔ جب سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام کو زندہ رکھنے اور اسلام پھیلانے کی خاطر اپنا پیارا وطن مکہ کو چھوڑ دیا تو مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اسلام پر اپنا تن، من، دھن قربان کرنے کے لیے تیار رہیں اور اگر اسلام بچانے کے لیے اپنا گھر بار بھی چھوڑنا پڑ جائے تو گھر بار کو بھی خیر باد کہہ دیں۔

چونکہ حضور کی ہجرت، یہ ایک ایسا سراپا ہدایت واقعہ ہے جسے ہمیشہ مسلمانوں کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے حضرات صحابہ نے اسلامی سال کو ہجری سنہ کے نام سے جاری کیا تاکہ دنیا کے مُسلمان جب بھی اپنے حساب وکتاب اور دوسرے کاموں میں ہجری تاریخ اور سنہ لکھیں۔ تو ان کو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ یاد پڑتا رہے

بچو! ایک بہت بڑے صدمے کی بات یہ ہے کہ آج کل نام کے مسلمان بہت زیادہ ہو گئے ہیں لیکن کام کے مسلمان بہت کم ہیں۔ چنانچہ اس زمانے کے بہتیرے مسلمانوں نے اسلامی مہینہ اور ہجری سنہ کا لکھنا اور یاد رکھنا ہی چھوڑ رکھا ہے۔ یہ لوگ انگریزی مہینے اور سال تو طوطوں کی طرح خوب رٹے رہتے ہیں اور جب تاریخ اور سنہ لکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو انگریزی مہینہ اور سال لکھا کرتے ہیں لیکن اسلامی سال اور ہجری سنہ تو انھیں یاد ہی نہیں تو پھر لکھیں کیا خاک؟ بھلا سوچو تو سہی کہ جب آج کل کے مسلمانوں کو اپنے کاغذات، تحریروں اور رجسٹروں میں اسلامی تاریخ وسنہ لکھنا گوارا نہیں تو وہ پیارے اسلام کی زندگی کے لیے اور کیا کچھ کر سکتے ہیں؟

عزیز نونہالو! تمہیں سخت تاکید کی جاتی ہے کہ تم اپنے پیارے دین اپنے

چاہیے اسلام سے ہمیشہ محبت رکھنا اور تم اپنی تحریروں میں اپنے حساب وکتاب کے رجسٹروں میں ضرور اسلامی تاریخ اور سنہ لکھتے رہنا۔ ہاں اگر ضرورت سمجھو تو ہجری تاریخ اور سنہ کے بعد انگریزی تاریخ وسنہ بھی لکھ دینا۔ مثلاً آج ۱۲ ربیع الاول اور سنہ تیرہ سو اکیانوے ہجری ہے اور مئی کی آٹھ تاریخ اور سنہ انیس سو اکہتر عیسوی ہے تو اس کو یوں لکھا جائے گا۔ "۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۹۱ھ مطابق ۸ مئی سنہ ۱۹۷۱ء"

ہجری سال لکھنے کا دستور یہ ہے کہ سنہ کا لفظ لمبا بنا کر اس کے اوپر گنتی لکھو اور ہجری کی طرف اشارہ کرنے کے لیے گنتی کے بعد "ھ" لکھ دو۔

الفاظ ذیل کے معانی یاد کرلو اور اپنی اپنی کاپیوں میں درج کرلو۔

تقریباً ... لگ بھگ	دھاندلی ... زبردستی کی بات زیادتی	نبوت ... پیغمبر ہونا، نبی ہونا
گوشہ ... کونا، طرف	خلوص ... محبت	گستاخ ... منہ پھٹ، بے ادب
رواج ... چلن	سراپا ... بالکل	ماہ ... مہینہ، چاند
مقدس ... پاک، ستھرا، پاکیزہ	معاملہ ... لین دین، کام	مخالفت ... رکاوٹ
جلیل القدر ... بڑی عزت والا	کفار ... کافر لوگ	باوجود ... ہوتے ہوئے
ملعون ... دھتکارا ہوا، پھٹکارا ہوا	کاروبار ... کام کاج	عام بات ... جو بات سب کے ساتھ پائی جائے
شوخ ... ڈھیٹ، بے ادب، چنچل		صدمہ ... چوٹ، رنج، غم۔

سوالات

(۱) سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ شریف کیوں چھوڑنا پڑا؟

(۲) عیسوی سنہ کی ابتدا کب سے مانی گئی ہے؟

(۳) سنہ ۱۳۹۲ھ میں حضور کو مکہ چھوڑے کتنے برس ہوں گے؟

بادشاہ سُبُکتگین

سُبُکتگینؔ پہلے ایک معمولی غلام تھا۔ اس کے پاس صرف ایک گھوڑا تھا۔ روزی کی تنگی کے سبب وہ پریشان رہتا تھا۔ روزی حاصل کرنے کے لیے وہ روزانہ جنگل میں جاتا اور جانوروں کا شکار کرتا تھا۔

ایک دن شکار تلاش کرتا ہوا وہ جنگل میں گھوم رہا تھا۔ اس نے ایک ہرنی دیکھی جو اپنے بچے کے ساتھ چر رہی تھی، سبکتگین نے اسے پکڑنے کے لیے گھوڑا دوڑایا۔ ہرنی تو پکڑی نہ جا سکی مگر اسکا ننھا بچہ ہاتھ آگیا۔ سُبُکتگین نے اسے باندھ کر گھوڑے پر رکھ لیا اور شہر کی جانب چل پڑا۔

ہرنی نے دیکھا کہ اس کے بچے کو شکاری اپنے گھوڑے پر لیے جا رہا ہے تو اس کے دل پر بجلی سی گر گئی۔ وہ بے چین ہو کر سُبُکتگین کے پیچھے دوڑنے لگی اور فریاد کرنے لگی۔ آگے آگے سُبُکتگین گھوڑا دوڑائے جا رہا تھا۔ پیچھے پیچھے ہرنی بھی سر جھکائے چلی آرہی تھی۔ کچھ دور جانے کے بعد سُبُکتگین نے مڑ کر دیکھا کہ ہرنی پیچھے پیچھے چلی آرہی ہے۔ اس کے چہرے پر

ؔ سین اور بے پر پیش اور تے کے نیچے زیر۔ نام پدر سلطان محمود غزنوی (از غیاث اللغات صفحہ ۲۱۴)

اُداسی چھائی ہے۔ بچّے کی محبت میں اتنی کھو گئی کہ اسے اپنی جان کی بھی پروا نہیں۔ گویا وہ کہہ رہی ہے کہ اے شکاری! جب تم نے میرے بچّے کو پکڑ لیا ہے تو مجھے بھی مار دو کیوں کہ بچّے کے بغیر میری زندگی اجیرن ہے۔ سبکتگین کو ہرنی پر رحم آگیا اس نے بچّے کو چھوڑ دیا۔ ہرنی نے بچّے کو چوما چاٹا اور آسمان کی طرف مُنہ کر کے دُعائیں دینے لگی پھر اپنے بچّے کو ساتھ لے کر چوکڑیاں بھرتی ہوئی جنگل کی طرف چلی گئی۔

جب سبکتگین رات کو سویا تو اُسے خواب میں سرکارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ سرکار نے فرمایا سبکتگین! تو نے ایک بے زبان جانور پر رحم کیا ہے اس پر ہم بہت خوش ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے اس رحم کے عوض بادشاہی عطا فرمائے گا مگر یاد رکھنا جس طرح تو نے اس جانور پر ترس کھایا ہے یوں ہی بادشاہ ہونے کے بعد اپنی رعایا پر بھی رحم کرتے رہنا اور ظلم و ستم سے ہمیشہ پرہیز کرنا۔

سُبکتگین کا خواب سچّا ہوا چنانچہ بادشاہ اَلپ تگین کے لڑکے ابواسحٰق کا جب انتقال ہو گیا تو شہر غزنی کے بااثر لوگوں نے ۳۶۷ھ میں سبکتگین کو غزنی کے شاہی تخت پر بٹھایا اور اس کو اپنا بادشاہ قرار دیا۔ سُبکتگین نے اپنا شاہی نام سلطان ناصر الدین رکھا تھا۔ حضرت بادشاہ محمود

ے مترجم تاریخ فرشتہ جلد اول ص۳۰ تعلیم الاخلاق ص۲۸۹ ے مترجم تاریخ فرشتہ جلد اول ص۲۵

غزنوی سلطان سُبُکتگین ہی کے شاہزادے ہیں۔
بچو! تم لوگ حضرت غازی میاں کے نام سے ضرور واقف ہو گے۔
ہندو لوگ اور بعض مسلمان آپ کو بالے میاں کے نام سے یاد کرتے ہیں۔
آپ کا پورا نام حضرت سالار مسعود غازی علیہ الرحمۃ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے
میں لڑتے ہوئے آپ شہر بہرائچ میں شہید ہوئے ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا
نام سَترِ مُعلّیٰ ہے۔ حضرت سَترِ مُعلّیٰ سلطان سُبُکتگین کی شاہزادی اور سلطان
محمود غزنوی کی بہن ہیں۔ اس رشتے کو جان لینے کے بعد تم سمجھ گئے ہو گے کہ حضرت
سرکار غازی میاں علیہ الرحمۃ سبکتگین بادشاہ کے نواسے اور سلطان محمود غزنوی کے
بھانجے ہیں۔

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی اپنی کاپیوں میں لکھو اور انہیں یاد کرلو۔

اجیرنؑ .... دوبھر	زیارت ..... بھینٹ، ملاقات، دیدار
عوض .... بدلہ	پرہیز کرنا .... بچنا
رعایا ... کسی بادشاہ کی حکومت میں رہنے والے لوگ	بااثر ... جس آدمی کا لوگ دباؤ مانیں
ستم .... ستانا	رشتہ .... تعلق ناتا
شہید ... اللہ کی راہ میں قتل ہوجانیوالا	شاہزادی .... بادشاہ کی بیٹی

سوالات

(۱) سلطان ناصر الدین سبکتگین کس سنہ میں بادشاہ ہوئے؟
(۲) اللہ تعالیٰ کو سبکتگین کا کون سا کام پسند آیا جسکے عوض اس نے سبکتگین کو بادشاہت دی؟
(۳) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبکتگین کو کس بات کی بشارت دی اور کس بات کی ہدایت فرمائی؟

عہ اجیرن ... دوبھر (رئیس اللغات ص ۱۴) اس کے بعد تعمیر ادب حصہ چہارم پڑھائیے) نورانی تعلیم حصہ سوم پڑھ

Scanned with CamScanner

ایک ضروری اعلان

تعمیر ادب مکمل سیٹ آج کئی سالوں سے ناشرین کی لاپرواہی کی وجہ سے کتابت کی غلطیوں سے پٹی چھپ رہی تھی فقیر قادری نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود مولیٰ تبارک و تعالیٰ کے فضل اور سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے پرانے نسخوں سے ملا ملا کر تصحیح کرنے کے بعد کہنہ مشق کاتب سے اپنی نگرانی میں کتابت کروانے کے بعد ہندوستان میں مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر کے ذریعہ طبع کروایا جو موجودہ تمام نسخوں کے مقابلے میں صحیح ترین اور اضافہ شدہ نسخہ ہے۔

لہٰذا تعمیر ادب کتاب خریدتے وقت اسی نسخے کو خریدیں۔ اس کتاب کی اہمیت کا پتہ حضور مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی علیہ الرحمۃ کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مضامین بدر ملت کے صفحہ ۱۵ پر مرقوم ہے۔ "اہلسنت وجماعت کے چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لیے کوئی نصاب نہ تھا اس لیے مکاتب ومدارس اہلسنت میں صلح کلیوں اور بدمذہبوں کی گمراہ کن کتابیں پڑھائی جارہی تھیں تو حضرت مولانا بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی قدس سرہ نے اردو زبان کی تعلیم کے لیے تعمیر ادب لکھا اور دینیات کی تعلیم کے لیے مجھ سے نورانی تعلیم لکھوایا جو بحمدہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئیں اور ہندو پاک کے علاوہ افریقہ، امریکہ اور فرانس و برطانیہ وغیرہ میں بھی داخل نصاب ہوچکی ہیں۔"

المعلن فقیر عبد الصمد قادری رضوی نوری
اورنگ آبادی۔ ۲۶ ذی القعدہ ۱۴۲۴ھ دوشنبہ مبارکہ

طالبِ دُعا
محمّد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضانِ اعلیٰ حضرت
رضی اللّٰہ عنہ

سیونڈیہ آزادنگر بکارو اسٹیل سٹی
جھارکھنڈ

+916204351217

5:28 pm

Scanned with CamScanner